خصائصِ مصطفیٰ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اجتماع میلاد (1436ھ) میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا رُوَیفِع بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نَبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا:"جِس شَخْص نے یہ دُرُود شَرِیْف پڑھا: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃ** "تو اس کیلئے میری شَفاعَت واجِب ہو گئی۔"

(معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، ۵ / ۲۶، حدیث: ۴۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دُرُودِ پاک کو یاد کرلیجئے اور اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کَثْرت کیساتھ پڑھتے رہئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے روزِ قِیامَت ہم گُناہ گاروں کو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعَت نَصِیب ہو گی۔

جس کے ماتھے شَفاعَت کا سہرا رہا
اس جَبِیْنِ سَعادَت پہ لاکھوں سَلام
مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ حسبِ موقع بآوازِ بلند مرحبا کے نعرے لگاؤں گا ❀ حسبِ موقع جھنڈے لہراؤں گا ❀ موقعے کی مناسبت سے نعتیہ اَشعار مِل کر پڑھنے کی کوشش کروں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچھّی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے

بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ صُبحِ بہاراں، جلوسِ مِیلاد اور بارہویں شریف کا روزہ رکھنے کی ترغیب دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مَدَنی پُھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم ”خصائِصِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم“ سے مُتَعَلِّق مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ سب پہلے میں آپ کے سامنے حُضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی خُصُوصِیَّت و عظمت کے بارے میں دو رِوایتیں بیان کروں گا، اس کے بعد پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی کئی ایک خُصُوصِیات مُختَصَراً ذِکْر کروں گا اور ان میں سے بعض خُصُوصیات مثلاً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَوَّلُ الْاَنْبِیا ہونا، قُرآنِ پاک کے علاوہ پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر ہونا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا جوامِعُ الْکَلِم (جامع کلام) ہونا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ذاتی نام کے بجائے اَلْقابات سے پُکارنا وغیرہ کا تفصیلاً ذِکْر کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی ضِمن میں مَوضُوع کے مُطابِق آیاتِ مُبارکہ اور احادیثِ کریمہ بھی آپ کے گوش گُزار کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا، آیئے! پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے، آمنہ کے دِلربا، محمدِ مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ اَقْدَس کی عَظمت و خُصُوصیّت سُنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نامِ اَقْدَس کی عَظمت و خُصُوصِیَّت:

اَمِیْرُ الْمُومِنِیْن حَضْرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ سَیِّدُ الْاَوَّلِیْن و

اُلْآخِرِیْن جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلعالَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب حَضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلام سے اِجتہادی خطا سَرزَد ہوئی تو اُنہوں نے بارگاہِ اِلٰہی میں عَرض کی: یااِلٰہَ الْعَالَمِیْن! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے وَسیلے سے میری بَخْشِش فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرْشاد فرمایا: تُو نے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو کس طرح پہچانا؟ حَضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلام نے عَرض کی: جب تُو نے اپنے دَستِ قُدرت سے میری تَخلِیق فرمائی اور مُجھ میں اپنی رُوح پُھونکی، تو میں نے سَر اُٹھا کر دیکھا کہ عَرش کے سُتُونوں پر "**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ**" لکھا ہوا ہے۔ بَس مُجھے یَقِیْن ہو گیا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ جس نام کا اِضافہ فرمایا ہے، وہ تجھے تمام کائنات میں سب سے زِیادہ مَحْبُوب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرْشاد فرمایا: اے آدم! تُو نے سچ کہا، اگر محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ فرماتا۔

حَضرتِ کَعْبُ الاَحْبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی کہ حَضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلام نے اپنے بیٹے حَضرتِ شِیْث عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلام سے فرمایا: تُم جب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرو تو ساتھ ہی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ نامی، اِسْمِ گرامی بھی ذِکْر کرنا، کیونکہ میں نے اُس وَقْت بھی اُن کا مُبارَک نام عَرش کے سُتُونوں پر لکھا ہوا دیکھا تھا، جب میں رُوح اور مٹی کے دَرْمیان (تَخلِیقی مَراحل میں) تھا، پھر جب مُجھے آسمانوں کی سَیر کرائی گئی تو اس وَقْت بھی میں نے ہر جگہ اِن کا اِسْمِ گرامی لکھا دیکھا، پھر میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جنَّت میں ٹھہرایا تو وہاں بھی میں نے ہر جَنَّتی مَحل اور دَرِیچے (دروازے) پر نامِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) لکھا پایا، اس کے عِلاوہ حُوْرُ الْعِیْن کی پیشانیوں، دَرَخْتِ طُوبٰی و دَرَخْتِ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی اور دیگر جَنَّتی دَرَخْتوں کے پتّوں نیز حِجاباتِ اِلٰہِیّہ کے کَناروں اور فِرِشْتوں کی آنکھوں کے دَرْمیان بھی یہی نامِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ لہٰذا ان کا کَثْرت سے ذِکْر کرنا، بے شک فِرِشْتے بھی ہر گھڑی ان کے ذِکْرِ خَیر سے رَطْبُ اللّسان رہتے (یعنی اپنی زبان تر رکھتے) ہیں۔

(الخصائص الکبری، باب خصوصیتہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ . . . الخ، ۱/۱۲)

آنکھوں کا تارا نامِ محمد دِل کا اُجالا نامِ محمد

اللّٰہُ اَکْبَر ربُّ العُلٰی نے ہر شے پہ لکھا نامِ محمد

ہیں یُوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ محمد

صَلِّ عَلٰی کا سہرا سجا کر دُولہا بنایا نامِ محمد

نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ سب کا ہے آقا نامِ محمد

رکھو لحد میں جس دم عزیزو! مجھ کو سُنانا نامِ محمد

پُوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ محمد

اپنے جمیلِ رضوی کے دِل میں آجا سما جا نامِ محمد

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا محمد کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو ہم نے دو اَحادیثِ مُبارکہ سُنیں، ان سے پتا چلتا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حَبِیْبِ مُکرّم، نُورِ مُجسَّم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی زَبردَسْت عَظمت و خُصُوصِیَّت سے نَوازا کہ عَرش کے سُتُونوں پر اپنے عَظِیْم نام کے ساتھ اپنے پیارے حَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام لکھ دیا نیز آسمانوں، حُوروں کی پیشانیوں جَنّتی دَرَخْتوں کے پتّوں، محلّات و حجابات، اَلْغَرَض ہر جگہ نامِ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نَظارے ہیں، یقیناً عَرشِ اِلٰہی پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مُبارَک نام کے ساتھ نامِ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جَمْع ہونا، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وہ خُصُوصِیَّت

ہے جو کسی اور نَبی و رَسُوْل کو حاصِل نہیں۔

یاد رکھئے! خَصَائِص و خُصُوصِیات، دَرْ حَقِیقَت خاصّہ و خُصُوصِیَّت کی جَمْع ہیں اور خُصُوصِیات سے مُراد وہ صِفات ہیں جو کسی شَخْص کی ذات میں اس طَرح پائی جائیں کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے میں نہ پائی جائیں (فیضانِ صدیقِ اکبر، ص۴۹۳) خَالِقِ کائِنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے اِنْسانِیَّت کی رُشْد و ہِدایت کے لئے اپنے بَرگُزِیدہ بندوں کو نَبُوَّت سے سَرفَراز فرمایا تو اِنْہیں دِیگر اِنْسانوں سے مُمتاز کرنے کے لئے اَنْ گِنت اَوْصاف و کَمالات سے مُتَّصِف فرمایا۔ یہ اَوْصاف و کَمالات ان کے خَصَائِص کہلاتے ہیں اور اِنہی خصائِص کی بِنا پر اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عام لوگوں کے مُقابلے میں مُنْفَرِد مَقام حاصِل ہوتا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نَبیِّ آخِرُ الزّماں، رسولِ ذیشاں، رحمتِ عالمیاں، وکیلِ عاصیاں، شَفِیعِ مجرماں، محبوبِ رحماں، حَضْرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان تمام خَصائِص و اِمْتِیازات کا جامِع بنایا جو دِیگر اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں فَرداً فَرداً موجود تھے، علاوہ اَزِیْں بِلا شرکتِ غَیْر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شُمار ایسے اِعْزازات وتَصرُّفات اور مُعْجِزات و اِخْتِیارات بھی عطا کئے گئے، جو صِرْف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا طُرَّۂ اِمتِیاز ہیں کسی اور کو وہ کمالات حاصل ہی نہ ہوئے۔ آیئے حُصُولِ بَرَکت اور اِضافۂ مَحبَّت کی نِیَّت سے سُنتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حَبِیب، حَبِیبِ لَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا کیا خُصُوصِیات عطا فرمائیں۔

مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُصُوصِیات

چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب، "سِیرتِ مُصْطَفٰے" میں حضرت علّامہ مولانا عَبْدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے خَصائِصِ مُصْطَفٰے شُمار کرتے ہوئے چَنْد خُصُوصِیات ذِکْر فرمائی ہیں۔ مثلاً

1. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیدائش کے اِعْتِبار سے "اَوَّلُ الْاَنْبِیَاء" ہونا جیسا کہ حدِیْث شَرِیف میں آیا ہے کہ **کَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ** یعنی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس وَقْت

شَرَفِ نبُوَّت سے سر فَراز ہو چکے تھے جب کہ حَضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام جِسْم و رُوح کی منزلوں سے گُزر رہے تھے۔(زرقانی علی المواہب جلد ۵ ص ۲۴۲)

آدم کا پُتلا نہ بنا تھا،جب بھی وہ دُنیا میں نبی تھے
ہے اُن سے آغازِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

2. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خاتَمُ النَّبِیِّیْن ہونا۔
3. تمام مخلُوق، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے پیدا ہوئی۔
4. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُقَدَّس نام، عَرش اور جنَّت کی پیشانیوں پر تحرِیر کیا گیا۔
5. تَمام آسمانی کتابوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بِشارت دی گئی۔
6. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت کے وَقْت تَمام بُت اَوْندھے ہو کر گر پڑے۔

بُت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بَل بُت گِر پڑے
جُھوم کر کہتا تھا کعبہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام
تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مُجرے کو جُھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گِر گیا

7. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا شَقِّ صَدْر ہوا (یعنی فِرِشتوں نے آپ کا سینہ مُبارَک چاک فرما کر مَزِید اَنْوار و تجلیّات سے آپ کے جِسْمِ اَطہر کو مُنوَّر فرمایا۔)
8. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مِعْراج کا شَرَف عطا کیا گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُواری کے لئے بُراق پیدا کیا گیا۔

9. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہونے والی کتاب (قرآنِ مجید) تَبدِیل و تحرِیف سے مَحْفُوظ کر دی گئی اور قِیامَت تک اس کی بَقاء و حِفاظَت کی ذِمّہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لے لی۔

10. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو آیۃُ الْکُرسِیْ عَطا کی گئی۔

11. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام خَزائِنُ الْاَرْض (زمینی خزانوں) کی کُنْجیاں عطا کر دی گئیں۔

اِن کے ہاتھ میں ہر کُنجی ہے

مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں

12. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جوامِعُ الْکَلِم (جامع گُفتگو کرنے) کے مُعجِزہ سے سرفراز کیا گیا۔

13. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو رِسالتِ عامّہ (یعنی آپ اِنسانوں، جنّوں، فِرشتوں وغیرہ سب کے رسول) کے شَرَف سے مُمتاز کیا گیا۔

14. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَصدِیق کے لئے مُعجِزۂ شَقُّ الْقَمَر ظُہور میں آیا (یعنی آپ کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے)۔

15. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اَموالِ غَنِیمت کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا۔

16. تمام رُوئے زمین کو اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے مسجد اور پاکی حاصل کرنے (تَیَمُّم کرنے) کا سامان بنا دیا۔

17. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعض مُعجِزات (مثلاً قرآنِ مجید) قیامت تک باقی رہیں گے۔

18. اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کا نام لے کر پُکارا، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اچھے اچھے اَلقاب سے پُکارا۔

19. اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو "حَبِیْبُ اللہ" کے مُعزّز لَقب سے سَربُلند فرمایا۔

20. اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِسالت، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے کی قسم یاد فرمائی۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دِیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو مِلا

کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

21. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام اَوْلادِ آدم کے سَردار ہیں۔

22. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ تعالیٰ کے دربار میں ''اَکْرَمُ الْخَلْق ''(مخلوق میں سب سے زیادہ مُعزز) ہیں۔

23. قبر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات کے بارے میں مُنْکَر و نَکِیْر (فِرشتے) سُوال کریں گے۔

24. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَزْواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے ساتھ نِکاح کرنا حَرام ٹھہرایا گیا۔

25. ہر نمازی پر واجِب کر دیا گیا کہ بَحالتِ نَماز اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہہ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سَلام کرے۔

26. اگر کسی نمازی کو بَحالتِ نماز، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پُکاریں تو وہ نماز چھوڑ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُکار پر دوڑ پڑے، یہ اس پر واجب ہے اور ایسا کرنے سے اس کی نماز فاسِد بھی نہیں ہو گی۔

27. اللہ تعالیٰ نے اپنی شَرِیعت کا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مُختار بنا دیا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے لئے جو چاہیں حلال فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حَرام فرمادیں۔

28. آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مِنْبر اور قبرِ اَنْوَر کے دَرْمِیان کی زمین جنَّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

29. صُور پھُونکنے پر سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی قبرِ اَنْور سے باہر تشْرِیف لائیں گے۔

30. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَقامِ مَحْمود عطا کیا گیا۔

31. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شَفاعتِ کُبریٰ کے اِعْزاز سے نوازا گیا۔

32. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت کے دن "لِواءُ الْحَمْد" عطا کیا گیا۔

33. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے پہلے جنَّت میں داخِل ہوں گے۔

34. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حوضِ کوثر عطا کیا گیا۔

35. قیامت کے دن ہر شخص کا نَسب و تعلُّق مُنْقَطِع (جُدا) ہو جائے گا مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نَسب و تعلُّق مُنْقَطِع نہیں ہو گا۔

36. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سِوا کسی نبی کے پاس حضْرتِ اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام نہیں اُترے۔

37. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں بُلند آواز سے بولنے والے کے اَعْمالِ صالحہ (نیک اَعْمال) بَرباد کر دیئے جاتے ہیں۔

38. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حُجروں کے باہر سے پُکارنا حَرام کر دیا گیا۔

39. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام سے زِیادہ مُعْجِزات عطا کئے گئے۔

(سیرتِ مُصْطفٰے 824)

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی	دونوں عالم کا دُولہا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مَشعلیں	شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
خَلْق سے اَولِیاء اَولِیاء سے رُسُل	اور رسولوں سے اعلٰی ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی	اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

مُلکِ کونین میں انبیاء میں تاجدار	تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے	ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے	ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو !	کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

سرکار کی آمد... مرحبا دِلدار کی آمد... مرحبا اَولیٰ کی آمد... مرحبا اعلیٰ کی آمد مرحبا والا کی آمد... مرحبا بالا کی آمد... مرحبا یٰسین کی آمد... مرحبا طٰہٰ کی آمد مرحبا مُزَمِّل کی آمد... مرحبا مُدَثِّر کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی

اَوَّلُ الْاَنْبِیاء ہونا:

ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے پہلے نبی ہیں۔ اس دنیا میں اگرچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ گری سب اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد ہوئی لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے پہلے نَبُوَّت سے سرفراز فرما گیا۔ چُنانچہ حَضْرتِ اَبُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی کہ یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ اِرْشاد فرمایئے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شَرَفِ نَبُوَّت سے کب سرفراز فرمایا گیا؟ تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا کہ: میں اس وَقْت بھی نبی تھا جب کہ آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تَخْلِیق ابھی جسم اور رُوح کے مَرحلے میں تھی۔ (جامع الترمذی، ج۵، ص ۳۵۱)

حَضْرتِ علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اس حدیثِ پاک کے تَحت اِرْشاد فرماتے ہیں: حَضْرتِ آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب رُوح کے بِغَیر پیکرِ خاکی کی صُورت میں زمین پر تَشْرِیف فرما تھے یعنی جب ان

کی رُوح ان کے جِسم میں نہیں ڈالی گئی تھی (تب بھی میں نبی تھا)۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ج ۱۱، ص ۲۸)

آدم کا پُتلا نہ بنا تھا، جب بھی وہ دُنیا میں نبی تھے

ہے اُن سے آغازِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

پچھلی کتابوں میں ذِکرِ مُصْطَفٰے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ قرآنِ پاک سے پہلے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر کَثْرت سے دیگر آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں بیان ہوتا رہا۔ جیسا کہ قرآنِ پاک کی کئی آیات میں یہ مَضْمون مَوْجُود ہے۔ آیئے اس ضِمْن میں چَنْد آیاتِ مُبارکہ سُننے کی سَعادَت حاصل کرتے ہیں۔ چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الاَعْراف کی آیت نمبر 157 میں اِرْشادِ خُداوَنْدی عَزَّوَجَلَّ ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ۔ (پارہ ۹، اعراف: ۱۵۷)	تَرْجَمۂ کنز الایمان: وہ جو غلامی کریں گے اس رَسُوْل بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور اِنجیل میں۔

صَدْرُ الاَفاضِل مُفْتی سَیِّد محمد نَعِیْمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارکہ کے تَحت اِرْشاد فرماتے ہیں: یعنی توریت و انجیل میں آپ کی نَعْت وصِفَت و نَبُوَّت لکھی پائیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید اِرْشاد فرماتے ہیں: حَضْرت عَطاء ابنِ یسار (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے حَضْرت عَبْدُ اللہ بن عَمْرو (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اَوْصاف دَریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں، اُنہوں نے فرمایا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جو اَوصاف قرآنِ کریم میں آئے ہیں اُنہی میں کے بعض اَوصاف توریت میں مذکور ہیں، اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا ” اے نبی

ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و مُبَشِّر اور نذیر اور اُمّیوں کا نگہبان بنا کر۔ تم میرے بندے اور میرے رَسُوْل ہو، میں نے تمہارا نام مُتوَکِّل رکھا، نہ بد خُلق ہو نہ سَخت مِزاج، نہ بازاروں میں آواز بُلند کرنے والے، نہ بُرائی سے بُرائی کو دَفْع کرو لیکن خطاکاروں کو مُعاف کرتے ہو اور ان پر اِحسان فرماتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اُٹھائے گا جب تک کہ تمہاری بَرَکت سے غیر مُسْتَقِیم مِلّت کو اس طرح راسْت نہ فرماوے کہ لوگ صِدْق ویَقِیْن کے ساتھ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ" پُکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بِینا اور بہرے کان شُنوا (سننے والے) اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کُشادہ ہو جائیں

(خزائن العرفان تحت الآیہ:۱۵۷، پارہ:۹، اعراف:۷)

اسی طرح پارہ 1 سُورۃُ الْبَقَرہ کی آیت نمبر 89 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ (پ ۱، بقرہ: ۸۹)	ترجمۂ کنزالایمان: اور جب اُن کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تَصدِیْق فرماتی ہے اور اس سے پہلے اسی نَبی کے وسیلہ سے کافروں پر فَتْح مانگتے تھے تو جب تَشْرِیْف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے مُنکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لَعْنَت مُنکروں پر۔

اور حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں جو بِشارت حضرتِ عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دی تھی اس کا ذِکْر پارہ 28 سورۃُ الصَّف کی آیت نمبر 6 میں یوں کیا گیا ہے:

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب عیسٰی بن مریم

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ (پ۲۸،صف:۶)	نے کہا اے بنی اِسرائیل میں تُمہاری طرف اللہ کا رَسُوْل ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تَصدِیق کرتا ہوااور ان رَسُوْل کی بِشارت سُناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کانام احمد ہے۔

اسی بشارت کے بارے میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا" **اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ وَكَانَ اٰخِرُ مَنْ بَشَّرَ بِیْ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ** میں اپنے باپ ابراہیم کی دُعاہوں اور سب میں پچھلے (آخر میں)میری بِشارت دینے والے عیسٰی (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) تھے"(کنزالعمال،ج۱۱،ص۱۸۲)

جَوامِعُ الْکَلِم کامُعْجِزَہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حُضورِ پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کاایک خاصّہ جَوامِعُ الْکَلِم کا بھی ہے۔حدیثِ پاک میں ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیگر انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر جن چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی اِنہی میں سے ایک "جَوامِعُ الْکَلِم" بھی ہے۔ چُنانچہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **مجھے تمام اَنْبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دی گئی ہے** (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) **مجھے جامع باتیں عَطاہوئیں۔** (فتاویٰ رضویہ،ج۱۵،ص۲۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مجھے جامع باتیں عطاہوئیں یعنی مجھے دیگر اَنبیاء پر جو فَضائل ملے ان میں سے ایک فضیلت جامِعُ الْکَلِم کا میرے پاس ہونا بھی ہے۔جَوامِعُ الْکَلِم کی وَضاحت میں شیخُ الْحَدِیْث حضرت علّامہ مولاناعبدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جَوامِعُ الْکَلِم کامَطلب یہ ہے کہ کلام کرتے ہوئے مُخْتَصر سے جُملہ

میں طویل بات کو بیان فرما دیا کرتے تھے۔ حضرت ہِنْد بن اَبُو ہالہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بِلا ضَرورت گُفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ اَکْثر خاموش ہی رہتے تھے۔

(سیرتِ مصطفٰی، ص۵۸۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا اَبُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی غَیرْ ضَروری گُفتگو سے بچنے اور خاموش رہنے والی اس سُنَّت پر نہ صرف خُود مَضْبُوطی پر عمل کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً زبان کا قُفْلِ مدینہ لگانے کا ذِہن دیتے رہتے ہیں۔ یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں زبان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں سے بچانے اور فُضول گوئی کی عادت نکالنے کے لیے ضَروری باتیں بھی کم لَفْظوں میں لکھ کر یا اِشاروں میں کرنا اور فُضول بات مُنہ سے نکل جانے کی صُورت میں نادِم ہو کر دُرُود شریف پڑھ لینا ''زبان کا قُفْلِ مدینہ'' کہلاتا ہے۔ (جنَّت کے طلبگاروں کیلئے مدنی گلدستہ، ص۱۱۸)

عوام وخواص میں قفلِ مدینہ کی اس تحریک کو جاری وساری رکھنے کے لیے، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر مدنی ماہ کی پہلی پیر شریف (یعنی اِتوار مغرب تا پیر مغرب) ''**یومِ قُفلِ مدینہ**'' منانے کی بھی ترغیب اِرشاد فرماتے ہیں۔ ''**یومِ قفلِ مدینہ**'' میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''**خاموش شہزادہ**'' پڑھنا / سُننا ہوتا ہے۔

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُرِیدین، مُحِبّین، مُعْتَقِدِیْن اور مُتَعَلِّقِین کو اِس پُر فِتَن دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شریعت وطَرِیْقت کا جو جامع مجموعہ بنام ''مدنی انعامات'' بَصُورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے، اس میں ایک مدنی انعام یہ بھی ہے **''کیا آج آپ نے زبان کا قُفْلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کے لئے کچھ**

نہ کچھ اشارے سے اور کم اَزْ کم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟" واقعی اگر ہم پابندی سے ان مدنی اِنْعامات پر عمل کرنے والے بن جائیں تو نیکیوں کی عادت اور گناہوں سے نَفْرت کے ساتھ ساتھ فُضُول گوئی سے بھی نَجات حاصل ہو جائے گی۔ خُود پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيۡهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے بھی صِرْف اور صِرْف اَچھّی بات کرنے اور فُضُول گوئی سے بچنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ یعنی جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحدیث ۶۴۷۵، ج ۴، ص ۲۴۰)

میری زَبان تَر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گُفتگو فُضُول

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

آیئے! حُصُولِ بَرَکت کے لئے تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيۡهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی خُصُوصِیَّتِ جَوَامِعُ الْکَلِم پر مَبْنی 4 احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

1. **اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ** یعنی جب تجھ میں حیا نہ ہو تو جو جی چاہے کر (بخاری، ج ۲، ص ۴۸۰)
2. **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** یعنی اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے۔ (بخاری، ج ۱، ص ۶، حدیث: ۱)
3. **خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ** یعنی لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے کہ جس کی عمر لمبی اور اس کے کام اچھے ہوں۔ (الجامع الصغیر، ج ۱، ص ۲۴۶)
4. **خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ** یعنی لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔ (الجامع الصغیر، ج ۱، ص ۲۴۶)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یُوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، میں آپ کے کلام پر قربان جاؤں، دُنیا میں یوں تو زبان دانی اور قَادِرُ الْکَلَامی کا مَلَکہ بہت سے لوگوں کو مِلا، لیکن آپ کا کلام، ایسا کلام ہے کہ اِس میں کوئی کلام کر ہی نہیں سکتا اور آپ کا بیان ایسا بیان ہے کہ کوئی اس کو کَمَاحَقُّہٗ بیان کر ہی نہیں سکتا

تِرے آگے یُوں ہیں دَبے لَچے فُصَحَا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، بڑے بڑے زبان دان، فصیح و بلیغ (یعنی خوش گُفتار اور معنیٰ خیز گفتگو کرنے والے)، جن پر خطابت اور شاعری بھی ناز کرے، جب میرے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ، آمنہ کے دِلربا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو اُن کی زبانیں گنگ ہو جاتیں اور وہ ایسے ہو جاتے گویا کہ ان کے منہ میں زبان ہی نہیں بلکہ یوں لگتا کہ جسم میں جان ہی نہیں۔

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

آقا کی آمد... مرحبا سَیِّد کی آمد... مرحبا جَیِّد کی آمد... مرحبا طاہِر کی آمد... مرحبا حاضِر کی آمد... مرحبا ناظِر کی آمد... مرحبا ناصِر کی آمد... مرحبا ظاہِر کی آمد... مرحبا باطن کی آمد... مرحبا حامی کی آمد... مرحبا آقائے عطار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

قرآن کی حِفَاظَت :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازِل شُدہ کتاب اور سرورِ دوعالم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **مُعْجِزہ** ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے بھی اَنْبیاء عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آسمانی کتابیں اور صحیفے عطا فرمائے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی آسمانی کتاب آج تک اپنی اَصْلی صُورت میں مَوْجُود نہیں بلکہ ان کتابوں میں پچھلی اُمَّتوں نے مَن مانی تَحْرِیفیں (یعنی تبدیلیاں) کردیں، لیکن پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے، کعبے کے بَدْرُالدُّجیٰ، طیبہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ، دافعِ جُملہ بَلا، شافعِ روزِ جزا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ خاصّہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہونے والی کتاب نہ صرف آج تک جُوں کی تُوں باقی ہے بلکہ قیامت تک اپنی اَصْلی حالت پر باقی رہے گی۔ کیونکہ اس کی حِفَاظَت، باری تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لی ہے۔ چُنانچہ قرآنِ پاک میں پارہ 14، سُوْرَۃُ الْحِجْر کی آیت نمبر 9 میں اِرْشادِ خُداوَنْدی عَزَّوَجَلَّ ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۞ (پارہ ۱۴، حجر: ۹)	ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں

صدرُالْافاضل مُفْتی نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: (ہم خود اس کے نگہبان ہیں کا مطلب یہ ہے) کہ تَحْرِیف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حِفَاظَت فرماتے ہیں۔ تمام جِنّ و اِنْس اور ساری خَلْق کے مَقْدُور (قُدرت وطاقت) میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تبدیل کرسکے اور چُونکہ اللہ تعالیٰ نے قُرآنِ کریم کی حِفَاظَت کا وَعدہ فرمایا ہے، اس لئے یہ خُصُوصِیَّت صرف قرآن شریف ہی کی ہے، دوسری کسی کتاب کو یہ بات

مُیَسَّر نہیں۔ یہ حِفاظَت کئی طرح پر ہے ❀ ایک یہ کہ قرآنِ کریم کو مُعْجِزَہ بنایا کہ بَشَر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے ❀ ایک یہ کہ اس کو مُعارَضے اور مُقابَلے سے محفوظ کیا (تاکہ) کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو ❀ ایک یہ کہ ساری خَلْق کو اس کے نَیْسْت و نابُود اور مَعْدُوم کرنے سے عاجِز کردیا کہ کُفّار باوُجُود کمالِ عَداوت کے اس کتابِ مُقدّس کو مَعْدُوم کرنے سے عاجِز ہیں۔

(خزائن العرفان تحت الآیۃ۹، پارہ ۱۴، سورہ حجر)

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طَرف سے جَوابات خُداوَندی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُذشتہ اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب دعوتِ حَق لے کر اپنی اپنی اَقْوام میں تَشْرِیف لے گئے تو ان کی اَقْوام نے ان کی شدید مُخالَفت کی۔ یہاں تک کہ ان سے جھگڑے، سخت کلامی اور بیہودہ گوئی کرتے۔ ان پر مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ طرح طرح کے بے بُنْیاد اِلْزامات عائد کرتے۔ تو دیگر اَنْبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حِلْمِ عظیم اور فضلِ کریم کے لائق خُود ہی ان کو جوابات اِرْشاد فرماتے تھے۔ قرآنِ پاک میں جابجا غیر مُسلموں کے جاہِلانہ اِعْتراضات اور اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دیے گئے جوابات مَنْقُول ہیں۔ چُنانچہ سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ان کی قوم نے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾ (پارہ:۸، اعراف:۶۰)	تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک ہم تمہیں کُھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔

جواب میں اُنہوں نے ارشاد فرمایا:

یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾ (پارہ:۸، اعراف:۶۱)	ترجمۂ کنزالایمان: کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو ربُّ العالَمِین کا رسُول ہوں۔

سَیِّدُنا ہُود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے قومِ عاد نے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ (پارہ:۸،اعراف:۶۶)	ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم تمہیں بے وُقوف سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں جُھوٹوں میں گُمان کرتے ہیں۔

آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جواباً ارشاد فرمایا:

یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾ (پارہ:۸،اعراف:۶۷)	تَرجَمۂ کنز الایمان: کہااے میری قوم مجھے بے وُقُوفی سے کیاعِلاقہ (واسِطہ) میں تو پَروَردگارِ عالَم کارَسُول ہوں۔

اسی طرح سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرعون نے کہا:

اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ (پارہ:۱۵،بنی اسرائیل:۱۰۱)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے موسیٰ میرے خیال میں تو تم پر جادُوہوا۔

جواباً آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىٕرَ ۚ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ (پارہ:۱۵،بنی اسرائیل:۱۰۲)	ترجمۂ کنزالایمان: یقیناً تو خُوب جانتا ہے کہ انہیں نہ اُتارا مگر آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں اور میرے گُمان میں تواے فرعون توضَرور ہَلاک ہونے والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ سے ظاہِر ہوا کہ گُذشتہ اَنبیاء عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں جب کوئی گُستاخی کرتا تو اس کا جواب وہ نبی عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خُود ہی عطا فرماتے۔ مگر پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے، سرورِ ہر دوسرا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُعاملہ دِیگر اَنبیاء

عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بالکل جُدا ہے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: حُضور سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، اَفْضَلُ الْمَحْبُوْبِیْن، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن کی خِدْمت والا میں کُفّار نے جو زبان درازی کی، مَلِکُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ جَلَّ جَلَالُہٗ خُود مُتَکَفِّلِ جواب ہوا ہے (یعنی خود ہی جواب اِرشاد فرمایا)، اور محبوبِ اَکْرم مَطْلُوبِ اَعْظَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے آپ مُدافعہ (خود ہی دِفاع) فرمایا ہے۔ جابجا رَفْعِ اِلْزامِ اَعْداء (دُشمنوں کے اِلْزام کو دُور فرمانے) پر قسم یاد فرمائی، یہاں تک کہ غَنی مُغْنی عَزَّ مَجْدُہٗ نے ہر جوابِ خِطاب سے حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو غنی کر دیا اور اللہ تعالیٰ کا جواب دینا، حُضور کے خُود جَواب دینے سے بَدَرَجَہا، حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لیے بہتر ہوا اور یہ وہ مرتبۂ عُظْمٰی ہے کہ نِہایت (اِنْتِہا) نہیں رکھتا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ (پارہ:۶، مائدہ:۵۴)	ترجمۂ کنزالایمان: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وُسعت والا عِلْم والا ہے۔

چُنانچہ کُفّار نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مذاق اُڑاتے ہوئے کہا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۶﴾ پارہ:۱۴، حجر:۶)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے وہ جن پر قرآن اُترا بیشک تم مجنون ہو۔

حق جَلَّ وَعَلَا نے فرمایا:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ (پارہ:۲۹، قلم:۲،۱)	تَرجَمۂ کنز الایمان: قلم اور ان کے لکھے کی قسم تم اپنے رَبّ کے فَضل سے مَجْنُون نہیں۔

وَحی اُترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی، کافر بولے: اِنَّ مُحَمَّدًا وَدَعَہٗ رَبُّہٗ وَقَلَاہُ۔ بیشک محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے رَبّ نے چھوڑ دیا اور دُشمن پکڑا۔ (معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۹۳/۶۵،۴دار الکتب العلمیۃ بیروت ۴/۴۶۵) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَالضُّحٰىۙ ۝۱ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰىۙ ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝۳ (پارہ: ۳۰، الضحیٰ: ۳،۲،۱)	ترجمۂ کنزالایمان: چاشْت کی قسم، اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے ربّ نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

اسی طرح کُفّار نے کہا: **لَسْتَ مُرْسَلًاؕ** ترجمۂ کنزالایمان: تم رَسُوْل نہیں (پارہ: ۱۳، رعد ۴۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:

یٰسٓۚ ۝۱ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِۙ ۝۲ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَۙ ۝۳ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍؕ ۝۴ (پارہ: ۲۲، یٰسٓ: ۱ تا ۴)	ترجمۂ کنزالایمان: حکمت والے قرآن کی قسم بیشک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۳۰، ۱۶۲ بتغیر)

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی

دونوں عالم کا دُولہا ہمارا نبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

تمام زمین کا مسجد ہونا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خُصوصیَّت یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے تمام زمین کو عبادت گاہ قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ نماز کی جگہ پاک ہو۔ حضرتِ عبدُ اللہ بن

عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ سیّدِ عالم، فخرِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری۔ (دلائل النبوۃ، ج ۲، ص ۳۲)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الامت، مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان اِرۡشاد فرماتے ہیں: دوسرے نبیوں کے دِینوں میں نماز صِرف اُن کے عبادت خانوں میں ہوتی تھی، گرجوں وغیرہ میں (مگر) میری اُمّت تمام رُوئے زمین پر جہاں چاہے نماز پڑھ سکتی ہے۔ ہاں بعض جگہ نماز جائز نہیں، وہ کسی عارضہ (کی وجہ) سے ہے جیسے قبرستان، حمّام، مَذۡبَح (جانور ذبح کرنے کی جگہ) وغیرہ، نیز (پہلے) کسی دین میں تَیَمُّم نہ تھا یہ صرف میرے دین میں ہے غسل اور بے وضوئی دونوں کا تَیَمُّم زمین پر ہو سکتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ہشتم، ص ۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُ الۡمُرۡسَلِیۡن، رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس خُصوصِیَّت کے صدقے، ساری امتِ مُسۡلِمَہ کو کیسی زبردست سہولت و آسانی عطا کی گئی کہ ساری زمین مسجد یعنی نماز پڑھنے کی جگہ ہے مگر یاد رہے کہ بلاعُذرِ شرعی مسجد کی جماعت ترک کر دینا ہرگز ہرگز جائز نہیں، لہٰذا فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ہی اَدا کرنی ہوگی۔ اسی طرح پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صَدۡقے اُمَّت کو ایک سَہولَت یہ بھی عطا کی گئی کہ اگر پانی نہ ہو اور دیگر شرائِط پوری ہوں تو مٹی سے تَیَمُّم کرنے کی وجہ سے وہ پاک ہو کر نمازیں اور دیگر وہ عبادتیں اَدا کر سکتے ہیں جو بے وضو و بے غسل شخص کے لئے جائز نہیں۔

تَیَمُّم کے بارے میں پائی جانے والی ایک غَلَط فَہمی کا اِزالہ نہایت ضروری ہے، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گھر میں پانی کی معمولی پریشانی یا ذَرا سی بیماری یا تھوڑی بہُت سردی کی وجہ سے تَیَمُّم کرنا جائز ہو جاتا ہے مگر ایسا نہیں بلکہ ان وُجُوہات کی وجہ سے تَیَمُّم جائز ہونے کی کچھ صورتیں ہیں۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب "نماز کے اَحکام" اوّل تا آخِر پڑھ لیجئے، بالخُصوص تیَمُّم کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے صفحہ نمبر 128 تا 135 کا مطالعہ بے حد مُفید ثابِت ہو گا۔

ذاتی نام لے کر نہ پکارنا:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُختَلِف اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اُن کے ناموں سے پکارا جیسا کہ:

يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (پارہ ۱، بقرہ: ۳۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اے آدم تُو اور تیری بی بی اِس جنّت میں رہو۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ (پارہ ۱۲، ہود ۴۸)	ترجمۂ کنزالایمان: اے نُوح کشتی سے اُتر، ہماری طرف سے سَلام اور بَرکتوں کے ساتھ۔

اور فرمایا:

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا (پارہ ۲۳، الصفّٰت، ۱۰۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ابراہیم بیشک تُو نے خواب سچ کر دکھایا۔

اور فرمایا:

يٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ (پارہ ۲۰، قصص: ۳۰)	ترجمۂ کنزالایمان: اے موسیٰ بیشک میں ہی ہوں اللہ ربّ سارے جہان کا۔

اور فرمایا:

یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ (پارہ۳، آلِ عمران:۵۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اے عیسٰی میں تجھے پوری عُمر تک پہنچاؤں گا۔

بیان کردہ آیاتِ مبارکہ میں مُختَلِف اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تَذۡکِرَہ تھا، جنہیں اُن کے ذاتی ناموں سے نِدا فرمائی گئی، مگر نبیِ آخرُ الزمان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رسولِ ذِیشان، نبیِ غیب دان، آقائے اِنس و جان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خطاب کے وقت اَلقابات ذِکر فرمائے گئے، جیساکہ سیّدی اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اِرْشاد فرماتے ہیں کہ: قرآنِ عظیم کا عام مُحاوَرَہ ہے کہ تمام اَنبیائے کِرام (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نام لے کر پکارتا ہے، مگر جہاں محمدٌ رّسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خِطاب فرمایا ہے، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَوْصافِ جَلِیۡلَہ اور اَلْقابِ جَمِیۡلَہ ہی سے یاد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں اِرْشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ (پارہ۲۲، احزاب۴۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا۔

اور اِرشاد فرمایا گیا:

یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ (پارہ۶، مائدہ۶۷)	ترجمۂ کنزالایمان: اے رسول پہنچادو جو کچھ اُترا تمہیں۔

اور ارشاد فرمایا گیا:

یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ (پارہ۲۹، مزمل:۱،۲)	ترجمۂ کنزالایمان: اے جُھرمٹ مارنے والے رات میں قِیام فرما

اور ارشاد فرمایا گیا:

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ﴿۲﴾ (پارہ ۲۹،مدثر: ۲،۱)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ

اور ارشاد فرمایا گیا:

یٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ O (پارہ ۲۲،یٰس: ۴،۳،۲،۱)	تَرجَمۂ کنزالایمان: حکمت والے قرآن کی قسم بیشک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

اور ارشاد فرمایا گیا:

طٰهٰ ۚ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ۙ﴿۲﴾ (پارہ ۱۶،طٰہٰ: ۱،۲)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اُتارا کہ تم مُشقَّت میں پڑو۔

(فتاویٰ رضویہ، ج۳۰، ص ۵۳ و ۵۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کتنا عظیم مرتبہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ مکرّم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس قدر خصائِص و کمالات عَطا فرمائے کہ اِنہیں اَعداد و شُمار کے اِحاطہ میں لانا ممکن نہیں بلکہ یہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک بہُت بڑی خُصوصِیَّت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف و کمالات شُمار نہیں کئے جاسکتے، کیونکہ اگر اِن اَوصاف کو اِس طرح شُمار کرنا ممکن ہوتا کہ کسی نہ کسی عدد پر جاکر یہ اَوصاف ختم ہو جاتے تو یہ بھی اَشرَفُ المَخلوقات، شَہَنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جناب میں ایک عیب ہوتا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سے بھی مُبَرَّہ و مُنَزَّہ (پاک) رکھا، اسی کمالِ بے مِثال کی طرف میرے آقا اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان

عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ کلام ”حدائقِ بخشش“ کے ایک شعر میں اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تیرے تو وَصف عیبِ تَناہی سے ہیں بَری
حَیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

شعر کی وضاحت: یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کے اوصافِ حمیدہ (یعنی خوبیوں) کی تو کوئی حد ہی نہیں، چونکہ آپ کے کمالات کی حدبندی کرنا، یہ بھی عیب کی بات ہے اورآپ کی شان اِس سے وراء ہے، اس لیے میں اس بات پر حیران ہوں کہ آپ کی شان وعظمت بیان کرنے کے لیے الفاظ کہاں سے لاؤں؟

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسمِ مُنوّر کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلّیٰ کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی
چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سُخن اِس پہ کر دِیا
خالق کا بندہ خَلق کا آقا کہوں تجھے

شعر کی وضاحت: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقطع میں فرماتے ہیں: اے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ رضا نے بات اس پر ختم کی کہ آپ خالق عزوجل کے بندۂ خاص اور ساری مخلوق کے آقا ہیں۔

آقا کی آمد... مرحبا مُصطفیٰ کی آمد... مرحبا مُجتبیٰ کی آمد... مرحبا طٰہٰ کی آمد... مرحبا اعلیٰ کی آمد... مرحبا بالا کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ :(خصائصِ مُصْطَفٰی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُصوصِیّات کے بارے میں سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ کیا شان ہے، ہمارے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی ❀ آپ کا نامِ پاک عرش کے سُتونوں پر لکھا ہوا ہے ❀ آپ کا نامِ پاک ہر جنّتی محل کے دروازے پر، حوروں کی پیشانیوں پر، جنّتی درخت طُوبیٰ پر لکھا ہے ❀ آپ کا نامِ پاک سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی، جنّتی درختوں کے پتّوں اور فِرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے ❀ مرحبا کیا شانِ مُصْطَفٰے ہے کہ آپ اُس وقت بھی نبی تھے کہ جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام جسم و رُوح کی منزلوں سے گزر رہے تھے ❀ مرحبا! آپ اوّل نبی ہیں ❀ صد مرحبا، آپ ہی آخری نبی ہیں ❀ تمام آسمانی کتابوں میں آپ کی آمد کی بِشارت دی گئی ❀ مرحبا، آپ کی وِلادت کے وقت تمام بُت اوندھے گِرے ❀ آپ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ کو معراج کا شرف حاصل ہوا اور آپ نے چشمانِ سَر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار کیا ❀ آپ ہی کا خاصہ ہے کہ آپ کو وہ کتاب عطا ہوئی جو تبدیلی اور تحریف کیے جانے سے محفوظ کر دی گئی ہے ❀ اللہ، اللہ! آپ کو زمین کے سارے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں ❀ آپ کی رِسالت، انسانوں، جنّوں، فِرشتوں وغیرہ سب کے لیے ہے، یعنی آپ سب کے رسول ہیں ❀ آپ ہی کی خصوصیت ہے کہ آپ کے اِشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا ❀ آپ کو بعض وہ معجزات عطا ہوئے جو قِیامت تک باقی رہیں گے ❀ آپ کی رِسالت، آپ کی حیات، آپ کے شہر اور آپ کے زمانے کی قسم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یاد فرمائی

❀ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سب سے زِیادہ عزت والے ہیں ❀ اولادِ آدم کے سردار ہیں ❀ قبر میں آپ کے بارے میں سُوال کیا جائے گا ❀ نمازی، نماز میں آپ کو سلام کرے، یہ واجب ہے ❀ اللہ تعالٰی نے آپ کو شریعت کا مُختار بنایا ❀ بروزِ قیامت، سب سے پہلے آپ اپنی قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے ❀ بروزِ قیامت اوّلین و آخرین آپ کی تعریف کریں گے ❀ آپ کو مقامِ محمود عطا کیا گیا ❀ بروزِ قیامت آپ کو لِوائے حمد اور حوضِ کوثر عطا کیا گیا ❀ سب سے پہلے آپ ہی جنّت میں داخل ہوں گے ❀ مرحبا شانِ محبوبی تو دیکھئے کہ کُفارِ ناہنجار، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمتِ شاندار میں زبان درازی کرتے ہیں تو خود ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ دِفاع فرماتا ہے اور کفار کو جواب دیتا ہے ❀ مرحبا صد مرحبا، آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سُخن اِس پہ کر دِیا
خالق کا بندہ خَلْق کا آقا کہوں تجھے

آقا کی آمد... مرحبا مُصطفٰی کی آمد... مرحبا مُجتبیٰ کی آمد... مرحبا طٰہٰ کی آمد... مرحبا اعلیٰ کی آمد... مرحبا بالا کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دو شنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے دادا جان حرم شریف میں

آ گئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ ٔکعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں کہ نہایت حسینہ وجمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اس اِسْتِفسار فرمایا "بیبیو تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟" اُن میں سے ایک بولیں، "میں اُم البشر تمام انسانوں کی ماں زوجہ ٔ آدم، حوّا ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، دوسری بولیں، "میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، "میں عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا وماوٰی محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حوریں درپہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تا بہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں

آئی ندا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب

کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمین ہوں گے فرشتوں نے کہا سرکار ختمُ المرسلین ہوں گے

زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ کی قسم (عزوجل)! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو

جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرادیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفیٰ جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عزوجل کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کررہے تھے اور آواز آرہی تھی، رَبِّ هَبۡلِیۡ اُمَّتِیۡ ، رَبِّ هَبۡلِیۡ اُمَّتِیۡ، رَبِّ هَبۡلِیۡ اُمَّتِیۡ، ولادتِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور تیسرا خانہ کعبہ کی چھت پر۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ گری ہوتے ہی کُفر و ظلمت کے بادل چھٹ گئے، شاہِ ایران کسریٰ کے محل پر زلزلہ آگیا۔ 14 کنگرے گر گئے ،ایران کا آتش کدہ جو ایک ہزار سال سے شعلہ زن تھا، وہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہوگیا۔ کعبے کو وجد آگیا، بت سر کے بل دھڑا دھڑ گرنے لگے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جُھکا تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر گیا

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہوگئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے
اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضاء کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جلوہ گری ہوتے ہی بت دھڑا دھڑ گرنے لگے۔ کاش! ہم بھی اپنے گھروں سے بتوں کا صفایا کر دیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی آمد کی خوشی میں جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا نصب کیا۔

روح الامین نے گاڑا ، کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبح شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ غوث و رضا اور فیضانِ گنبدِ خضریٰ سے مالا مال پرچم اُٹھائے جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 12 ربیع الاول یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے۔ کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا "اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی

دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی یعنی آج روزہ رکھیں گے۔ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔

بارہویں تاریخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور بارہ کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ دیوان ذوقِ نعت میں فرماتے ہیں۔

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لحظہ پر قرباں
خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
تمام ہو گئی میلادِ انبیاء کی خوشی
ہمیشہ اب تیری باری ہے بارہویں تاریخ
خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے
کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تُو نے غلاموں کے دِل کیے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ

حسنِ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
میرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے بارہ بارہ ہفتہ وار اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت ، بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر مدنی حلقہ اور اشراق چاشت تک شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کر کے دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُرفِتَن دور میں دَعوتِ اسلامی خُوب خُوب دینِ مَتِین کی خدمت کرنے، عشقِ رسول کی شمع جلانے نیز مسلمانوں کی بھلائی اور خَیر خواہی کے کاموں میں مَصْروفِ عمل ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی بَرَکت سے بے شُمار اَفراد گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر نہ صرف نیکیوں کی راہ پر گامزَن ہوگئے بلکہ اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بھی بن گئے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کریں اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کے حِصّہ لیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے، فرض علوم سیکھنے، روز فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کر لیجئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بدل گیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صُحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے صبحِ بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی، اُس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدنی قافِلے میں سفر کی ترغیب دِلائی۔ بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے مَدنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی و بدکار کے دل میں مَدنی انقِلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنّتوں بھرے مَدنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر سبز عمامہ سجا اور میرے جیسا گنہگار و اَبُو الفُضُول سنّتوں کے مَدنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو عزیز و اقرِبا دیکھ کر کتراتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدنی قافِلے کی بَرَکت سے اب عزیز ترین ہو گیا ہوں۔

جب تک بکِے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تُو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج ۱، ص ۱۰۹۱)

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
دِل کی کالک دُھلے، دردِ عصیاں ٹلے آؤ سب چل پڑیں، قافلے میں چلو
بے عمل، باعمل بن گئے خاص کر آپ بھی دیکھ لیں قافلے میں چلو
خوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں قافلے میں چلو
بے شک اعمالِ بد اور افعالِ بد کی چھُٹیں عادتیں قافلے میں چلو
کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے اب نہ سُستی کریں قافلے میں چلو
دل پہ گر زنگ ہو سارا گھر تنگ ہو داغ سارے دُھلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد